Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 04,
Jul – Sep 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

مرویات سیدہ عائشہ کے تناظر میں نبی پاک ﷺ کے معمولاتِ عبادات کا تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of the Worship Routines of Prophet Muhammad ﷺ Based on the Narrations of Sayyidah Aisha (R.A.)

Shahina Imran
Associate Prof. Govt Graduate College for Women Sahiwal
Hafiz Muhammad Hasnain Asadi
Lecturer Palm Tree International Collegiate Qasba Gujrat Muzaffargarh Punjab Pakistan
Dr. Allah Ditta
Assistant Professor /HOD Islamic Studies Department FG Degree College (W) Multan

Version of Record
Received: 15-Jul-24 **Accepted**: 09-Aug-24
Online/Print: 23- Sep -2024

ABSTRACT

This research review investigates into the quotidian practices of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), drawing from the rich repository of Hadiths narrated by Hazrat Ayesha, a revered companion and spouse of the Prophet. In this regard, the authentic traditions from the different esteemed books of Hadiths especially Sahih Bukhari, Muslim, and other authentic collections, this study renovates the Prophet's diurnal rhythms, throwing light on his religious, household, and prophetic interactions. Hazrat Ayesha's narrations present a close and comprehensive glimpse into the Prophet's exemplary character, exemplifying compassion, humility, and devotion. This analysis provides a nuanced understanding of the Prophetic model, inspiring Muslims to emulate his virtuous lifestyle.

Keywords: *Prophet, Hadiths, Daily Routines, Islamic lifestyle, Prophetic model, Hazrat Ayesha Siddiqa.*

تمہید

شریعتِ اسلامیہ میں عبادات اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان مناجات کا نام ہے اور بندے کا اپنے خالق سے قلبی تعلق کا اظہار ہے۔ایک مسلمان جب اپنی غمی،خوشی اور زندگی کے دیگر معاملات میں اللہ سے رہنمائی حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ تعلق

اس کے رب سے اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔ عبادات کا ایک حصہ ان دعاؤں پر مشتمل جو ایک مسلمان چوبیس گھنٹوں میں نبی ﷺ کی دی ہوئی رہنمائی کے مطابق بجالاتا ہے اور یقیناً مومن کے لیے سب سے بہترین ذریعہ دعا ہی ہے جس کے توسل سے وہ اپنے رب کو منالیتا ہے اور اپنی دنیا و آخرت کی مشکلات سے نجات پاتا ہے۔ کتبِ احادیث نبی کریم ﷺ کی دعاؤں سے بھری پڑی ہیں، آپ کی ذات گرامی ہمہ جہت ہمہ پہلو عظیم و منفرد و مجمع کمالات، پیکر اخلاق اور پوری انسانیت کے لیے دائمی نمونہ عمل اور عدیم النظیر ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ نے آپ کی حیات طیبہ کے لمحہ لمحہ کو امت مسلمہ کے لیے محفوظ رکھا۔ آپ کی عبادات، دعا ئیں اور اخلاق پوری نسل انسانی کے لیے اسوۂ حسنہ و اسوۂ کاملہ ہیں۔ اس آرٹیکل میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی روایات کی روشنی میں ان تمام احادیث کو شامل کیا گیا ہے۔ جن سے آپ کے مقدس لیل و نہار کے معمولات معلوم ہوتے ہیں۔

معمولات عبادات

عبادت دراصل اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی حمد و ثناء اور اس کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ پر وابستگی اختیار کرنے کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ اسوہ حسنہ تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ ہر لمحہ یاد الٰہی میں مستغرق رہتے دن ہو یا رات آپ ﷺ کا تمام وقت ذکر الٰہی میں صرف ہوتا تھا۔ البتہ آپ ﷺ کی عبادات میں تنوع تھا۔

شب بیداری: اسوہ نبوی ﷺ کی روشنی میں عبادات اور دعائیں

عن عائشة رضي الله عنها، أن نبي صلى الله عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا يا رسول الله، وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا أحب أن أكون عبدًا شكوراً فلما كثرلحمه صلى جالساً فاذا أراد أن يركع قام فقرا ثم ركع"[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کو اس قدر کھڑے ہوتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ! آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتے ہیں آپ نے فرمایا کیا مجھے پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں۔ پھر جب آپ کے جسم میں گوشت زیادہ ہو گیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر کچھ قراءت کرتے پھر رکوع کرتے۔

"عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة من فراشه فالت فالتمسته فوقعت بيدى على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول اللهم انى اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بک منك لا احصي ثناى عليک انت كما اثنيت على نفسک"[2]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کیا۔ میر اہاتھ (اندھیرے میں) آپ کے تلووں کو لگا۔ آپ مسجد میں تھے اور (سجدہ میں) آپ کے پاؤں کھڑے تھے۔ آپ یہ دعامانگ رہے تھے۔(اللهم انی اعوذ برضاک من سخطك و بمعافاتك من عقوبتك و اعوذ بک منک لا احصی ثنای علیک انت کما اثنیت علی نفسک) اے اللہ! میں آپ کی رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کی ناراضگی سے اور آپ کے در گزر کی پناہ چاہتا ہوں آپ کی سزا سے اور میں آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں آپ ہے۔ میں آپ کی تعریف پوری نہیں سکتا۔ آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

کیفیت نماز

حضور اکرم ﷺ نماز کا آغاز اور اختتام اس طرح فرماتے:۔

"عن عائشةقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتح الصلاة بالتكبير ويفتتح القراة بالحمد لله رب العالمين ويختمها بالتسليم"[3]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کا آغاز تکبیر تحریمہ سے، قرآت کا آغاز "الحمد لله رب العالمین" سے اور نماز کا اختتام سلام کے ساتھ فرماتے تھے۔

رکوع وسجدے کا بیان

رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

"عن عائشة رضى الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده (سبحانك اللهم ربنا وبحمدك، اللهم اغفرلي"[4]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں فرمایا کرتے تھے۔"سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی" اے اللہ تو پاک ہے۔

اے ہمارے پرورد گار! ہم تیری ہی حمد بیان کرتے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا یہ ہی فرماتی ہیں:۔

"ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه سبوح قدوس رب الملائكةوالروح"[5]

یعنی رسول اللہ ﷺ رکوع میں فرمایا کرتے تھے "سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"

نماز فجر

"ان عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سكت الموذن بالأولى من صلاةالفجر، قام فركع ركعتين خفيفتين قبل صلاة الفجر، بعد ان يستبين الفجر، ثم أضطجع على شقه الايمن، حتى ياتيه الموذن للاقامة "[6]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب موذن فجر کی اذان کہہ کر چپ ہو جاتا تو آپ ﷺ فجر کے فرض سے پہلے بعد صبح ہو جانے کے دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے۔ پھر اپنے بائیں پہلو پر آرام فرماتے۔ جب مؤذن اقامت کے لیے آپ ﷺ کے پاس آتا پھر آپ اٹھ جاتے۔

"وقالت ام سلمة قراء النبي صلى الله عليه وسلم بالطور"[7] رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورۂ طور تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ بعض روایات میں ہے کہ حضور ﷺ "سورۃ الکافرون" اور "سورۃ الاخلاص" فجر کی دو رکعتوں میں تلاوت فرماتے۔"عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفى ما كان يقرا فيهما وذكرت قل يا أيها الكافرون وقل هو الله احد قال سعيد في ركعتي الفجر"[8] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں جو کچھ تلاوت فرماتے وہ خفی ہوتا تھا اور وہ ذکر کرتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ " قل يايها الكافرون"اور"قل هو الله احد"تلاوت فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا سفر وحضر میں معمول رہا کہ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

"عن عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلى ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلاة الصبح"[9]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز صبح کے وقت اذان واقامت کے درمیان میں دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے۔

نماز ظہر

حضور ﷺ ظہر کی نماز جلدی ادا فرماتے تھے۔

"عن عائشة قالت ما رأيت احداً كان اشد تعجيلاً للظهر من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا من أبي بكر ولا من عمر"[10]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی ابو بکر و عمر میں سے۔

نماز عصر

حضور اکرم ﷺ عصر کی نماز غروب آفتاب سے کافی پہلے پڑھ لیتے تھے جبکہ دن ابھی روشن ہوتا تھا۔

"ان عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى العصر، والشمس لم تخرج من حجرتها"[11]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے جب دھوپ ان کے کمرہ کے اندر ہوتی تھی۔

وتر کے معمولات

رسول اکرم ﷺ وتر کے نوافل عموماً تہجد کی نماز کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اور رات کے تقریباً ہر حصے میں آپ ﷺ نے اپنی امت کی آسانی کے لیے نماز تہجد ادا فرمائی ہے۔ یعنی رات کے پہلے پہر، درمیانی حصے میں اور رات کے آخری حصے میں بھی وتر ادا فرمائے ہیں۔

"عائشة اخبرنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى احدى عشرة ركعة كانت تلك صلاته تعنى بالليل فيسجد السجدة من ذلك قدر ما يقرا احدكم خميسن آية قبل أن يرفع راسه ويركع ركعتين قبل صلاة الفجر، لم يضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن للصلاة"[12]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے اور یہ نماز آپ کی رات کی نماز تھی۔ آپ سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک کہ تم میں سے

کوئی شخص ان کے سر اٹھانے سے پہلے پچاس آیتیں پڑھ سکے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے دائیں بازو پر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ آپ کے پاس موزن نماز کیلئے بلانے کو آتا۔

"عن عائشة قالت کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتھی وتره الی السحر"[13]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر رات کے تمام حصوں میں پڑھا ہے اور ان کا وتر صبح تک ختم ہوتا تھا۔

معمولات تہجد

رات کے وقت اللہ تعالیٰ کا قرب خاص ہوتا ہے اور مناجات الٰہی کا خاص وقت ہوتا ہے اس لیے آپ ﷺ سفر و حضر میں نماز تہجد کا اہتمام فرماتے۔ آپ ﷺ کی عادت طیبہ یہ تھی کہ شروع رات میں سوجاتے اور آرام فرماتے اور کبھی نصف شب یا اس کے دو تہائی گزرنے کے بعد اٹھتے اور نماز تہجد ادا فرماتے۔

"قال سألت عائشة رضی الله عنها ای العمل کان احب الی النبي صلی الله علیه وسلم قالتالدائم قال قلت فای حین کان یقوم قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ"[14]

مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ کون سا عمل نبی کریم ﷺ کو زیادہ محبوب تھا، انہوں نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے، مسروق کا بیان ہے، پھر میں نے پوچھا کہ تہجد کے لیے کسی وقت اٹھتے تھے، انہوں نے کہا، آپ اس وقت اٹھتے جب مرغ کی اذان سنتے۔

"عن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبي صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرة رکعة، منها الوتر ورکعتا الفجر "[15] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات (تہجد) کی نماز میں 13 رکعتیں پڑھتے تھے ان میں وتر اور دو رکعتیں فجر کی ہوتی تھیں۔

نماز تراویح

"ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج ذات لیلة من جوف اللیل فصلی في المسجد فصلی رجال بصلاته فاصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أکثر منهم فصلوا معه فأصبح الناس فتحدثوا فکثر اهل المسجد من اللیلة الثالثة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلوا بصلاته فلما کانت اللیلة الرابعة عجز المسجد عن اهله حتی خرج الصلاة الصبح فلما قضی الفجر أقبل علی الناس

فتشهد ثم قال اما بعد فانه لم يخف على مكانكم لكني خشيت ان تقرض عليكم فتعجزوا عنها"[16]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار (رمضان میں) آدھی رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، لوگوں نے اسے صبح کو بیان کیا تو (دوسرے روز) اس سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے، اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا، تو تیسری رات میں اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو لوگوں نے آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں جگہ نہ رہی، یہاں تک کہ فجر کی نماز کے لیے باہر تھے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے، تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر تشہد پڑھ کر فرمایا امابعد تم لوگوں کی یہاں موجودگی ہم سے مخفی نہیں تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسے ادا نہ کر سکو۔

نماز کسوف

رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا۔ تو آپ ﷺ نے طویل نماز ادا فرمائی اور نماز سے فراغت کے بعد خطبہ دیا اور ان عقائد باطلہ کا رد فرمایا جو سورج گرہن کے لیے عرب میں رائج تھے۔

"عن عائشة انها قالت خفت الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس فقام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم قام فاطال القيام وهو دون القيام الأول ثم ركع فاطال الركوع وهو دون الركوع الأول ثم سجد فاطال السجود ثم فعل في الركعة الثانية مثل ما فعل في الأولى ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فادعو الله ووكبروا وصلوا لموا تصدقوا ثم قال يا أمةمحمد والله ما من احد اغير من الله ان يزنى عبده اوتزني أمته يا امة محمد والله لوتعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً"[17]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن میں لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور کھڑے ہوئے تو دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع

کیا پھر کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے، لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی اس طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب دونوں خدا کی نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت وحیات کے سبب سے گہن میں نہیں آتے، جب تم یہ دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو پھر فرمایا اسے امت محمد ﷺ! خدا سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں۔ اسے غیرت آتی ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے، اے امت محمد ﷺ جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جان لو تو بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔

"يحيى عن عمرة عن عائشة رضى الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم بهم في كسوف الشمس أربع ركعات في سجدتين الأول الأول أطول"[18] حضرت عمرہ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو سورج گرہن میں نماز پڑھائی اور چار رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھیں، جن میں پہلی رکعت دوسری سے طویل تھی۔

نماز پڑھنے کے بعد کا معمول

"عن عائشةقالت ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يجلس بعد الصلاة. الاقدر ما يقول اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذو الجلال والاكرام"[19]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے تھے کہ کہہ سکیں۔" اللهم انت السلام و منك السلام تباركت يا ذو الجلال والاكرام"

نوافل میں تلاوت

زمانہ ضعف میں نبی کریم ﷺ نوافل میں قرآن کریم بیٹھ کر تلاوت فرماتے تھے۔

"عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالساً فيقرا وهوجالس فاذا بقى بن قرائته قدر ما يكون ثلاثين أو اربعين اية قام فقرأ وهو قائم ثم ركع وسجد ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك"[20]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ (زمانہ ضعف میں) نوافل میں قرآن شریف چونکہ زیادہ پڑھتے تھے۔ اس لیے بیٹھ کر تلاوت فرماتے اور رکوع میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع فرماتے پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت ادا فرماتے۔

روزہ

رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ اکثر روزے رکھتے اور پیر اور جمعرات کے روزے کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔ کیونکہ ان دونوں دنوں میں اعمال کی پیشی اللہ تعالیٰ کے حضور ہوتی ہے۔

"عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صوم الاثنين والخميس"[21]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے کا اکثر اہتمام فرماتے تھے۔ امت مسلمہ کی سہولت اور آسانی کے لیے نبی کریم ﷺ اپنی عبادات میں تنوع کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔

"عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من الشهر السبت والاحد، والاثنين، ومن الشهر الآخر الثلاثاء، والاربعاء، والخميس"[22] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مہینے ہفتے، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

بعض اوقات رسول اکرم ﷺ نفلی روزے کا پختہ ارادہ نہیں فرماتے تھے۔

"عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المومنين قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم ياتيني فيقول أعندك غداى فاقول لا قالت فيقول اني صائم قالت فاتاني يوما فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اهديت لنا هدية قال وماهي قلت حيس قال أما اني اصبحت صائماً قالت ثم اكل"[23]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لا کر دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کچھ کھانے کو رکھا ہے؟ جب معلوم ہوتا کہ کچھ نہیں تو فرماتے کہ میں نے روزہ کا ارادہ کر لیا ہے۔

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک ہدیہ آیا ہوا رکھا ہے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کھجور کا میدہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے روزہ کا ارادہ کر رکھا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔

عاشورہ کا دن ہمیشہ ہی بہت محترم رہا ہے۔ ایام جاہلیہ میں قریش اس روزے کا بطور خاص اہتمام کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہجرت مدینہ سے پہلے بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور بعد میں بھی یہ روزہ رکھتے رہے۔

"عن عائشة رضی الله عنها قالت كان عاشوراء يوماً تصومه قريش في الجاهلية. وكان النبي صلى الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما نزل رمضان كان من شاء صامه ومن شاء لا يصومه"[24]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ عاشورہ کے دن قریش بھی روزہ رکھتے تھے اور نبی اکرم ﷺ بھی۔ پھر جب آپ ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو عاشورہ کا خود بھی روزہ رکھا اور اس کے روزے کا (دوسرے مسلمانوں کو) حکم بھی دیا۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے کے بعد جس کا جی چاہتا، عاشورہ کا روزہ رکھتا اور جس کا دل چاہتا نہ رکھتا۔

تلبیہ

"عن عائشةرضی الله عنها قالت اني لاعلم كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يلبي لبيك اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لک"[25]

حضرت عائشہ نے کہا کہ میں زیادہ جانتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح لبیک کہتے تھے۔ آپ فرماتے تھے **لبيك اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لک**

قربانی

"عن عائشة وعن ابي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان يضحی اشتری كبشين عظيمين سمينين اقرنين املحين موجولين فذبح احدهما عن امته لمن شهد لله بالتوحيد وشهد له بالبلاغ وذبح الآخر عن محمد وعن آل محمد صلى الله عليه وسلم"[26]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے موٹے سینگ دار، سفید و سیاہ رنگ کے خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کے ایک ہونے اور رسول ﷺ کے احکامات پہنچانے کی شہادت دیں اور دوسری اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے ذبح کرتے۔

دعائیں: عبادت کی روح اور رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا جامع جائزہ

رسول اللہ ﷺ دعا کو عبادت کا مغز قرار دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے کرم کوئی چیز نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ دعا کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ﷺ صبح و شام کے ہر معمول کو دعا سے شروع فرماتے اور دعا پر ہی ختم کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہر موقعہ پر دعا کی۔ آپ ﷺ کی یہ دعائیں کتب احادیث و سیر میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

"عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "اللهم انى اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم أعمل"[27]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ نے فرمایا آپ ﷺ دعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کہ کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیے۔

" عن خالته (عائشة) ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار، ومن عذاب النار واعوذ بك من القبر واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة الغنى واعوذ بك من فتنة الفقر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال"[28]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس طرح پناہ مانگا کرتے تھے

اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار، ومن عذاب النار واعوذ بك من القبر واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة الغنى واعوذ بك من فتنة الفقر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال

رسول اللہ ﷺ اکثر آگ، قبر، مالداری، فقر مسیح دجال کے فتن سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

"عن عائشة رضی الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول "اللهم انى اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة الغنى وشر فتنة الفقر اللهم اني اعوذ بك من شر فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل قلبي بماى الثلج والبرد ونق قلبي من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس وباعد بيني و بين خطاياي كما باعدت بين المشرق والغرب اللهم اني اعوذ بك من الكسل والمالم والمغرم"[29]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے، یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب قبر سے، اور مال داری کے فتنہ کے شر سے اور فقر کے فتنہ کے شر سے، یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے، یا اللہ! میرے قلب کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے قلب کو گناہوں سے صاف کر دے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا اور اس کے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ویسی ہی دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی ہے، یا اللہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سستی اور گناہ اور قرض سے۔

دعا کی قبولیت: ایک نیک بندے کی خدمات

"سمعت عائشة رضی الله عنها تقول كان النبي صلى الله عليه وسلم سهر فلما قدم المدينة قال ليت رجلا من اصحابي صالحاً يحرسني الليلة اذ سمعنا صوت سلاح فقال من هذا ؟ فقال انا سعد بن ابي وقاص جيت لا حرسک و نام النبی صلى الله عليه وسلم"[30]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں ایک رات کو سوئے نہ تھے۔ جب مدینہ پہنچے تو نیند غالب تھی۔ آپ نے فرمایا، کہ کاش میرے اصحاب میں کوئی نیک مرد آج کی شب میری پاسبانی کرتا، یکایک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی، فرمایا یہ کون ہیں، اس نے جواب دیا سعد بن ابی وقاص، اس لیے آیا ہوں کہ حضور ﷺ کی پاسبانی کروں اس کے بعد آنحضرت سو رہے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

"عن عائشة رضى الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال (غفر انك)"[31]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے "غفر انک"

رات کو سوتے وقت کے معمولات

حضور ﷺ سونے سے پہلے "سورہ اخلاص" اور معوذ تین پڑھ کر دم فرماتے۔

"عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا أوى الى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرا فيهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على راسه ووجهه وما اقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات"[32]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آرام فرماتے تو روزانہ رات کو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر سورۃ اخلاص اور معوذ تین پڑھ کر دم کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے تمام بدن پر پھیر لیتے، پہلے اپنے سر اور چہرے مبارک پر پھیرتے اس کے بعد اپنے تمام اوپر کے جسم پر جہاں تک کہ آپ کا ہاتھ پہنچتا اور یہ فعل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

"عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفث في الرقية"[33] ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دم کر کے پھونکا کرتے تھے۔

بادلوں کی آمد کے وقت کے معمولات

"ان عائشة اخبرته أن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا راى سحاباً مقبلاً من افق من الافاق ترك ما هو فيه وان كان في صلاته حتى يستقبله فيقول اللهم انا نعوذ بك من شر ما ارسل به فان امطر قال اللهم سيباً نافعا مرتين او ثلاثة وان كشفه الله عز وجل ولم يمطر حمد الله على ذلك"[34]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کسی بھی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگر چہ (نفلی) نماز ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طرف منہ کر کے کہتے

" اللهم انا نعود بك من شر ما ارسل بہ اے اللہ! ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا۔ اگر وہ برستا تو فرماتے "اللهم سيبا نافعاً مرتين او ثلاثة" اے اللہ! جاری اور نافع پانی عطا فرمادو یا تین مرتبہ اور اگر اللہ کے امر سے بادل چھٹ جاتا تو اپ اس پر اللہ کا شکر بجالاتے۔

بیماری کے وقت کا دم

"عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذ اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقراءعليه وامسح بيده رجاى بركتها"[35]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو خود ہی معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے، پھونکتے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو میں دم پڑھتی اور آپ ﷺ ہی کا دست مبارک پھیرتی برکت کی امید سے۔

"عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا أتى المريض فدعا له قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاى الا شفاؤك شفاى لا يغادرسقما"[36]

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار کے پاس آتے تو اس کے لیے دعا کرتے تو فرماتے (**اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاى الاشفاؤك شفاى لا يغادرسقما**)

اے انسانوں کے پرورد گار! بیماری کو دور کر دیجئے اور شفاء عطاء فرمادیجئے۔ آپ ہی شفاء دینے والے ہیں۔ شفاء وہی ہے جو آپ عطا فرمائیں۔ ایسی شفاء عطا فرمائیے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

"عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "اللهم عافني في جسدي وعافني في بصرى واجعله الوارث منى لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم والحمد الله رب العالمين"[37]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے

(**اللهم عافني في جسدي عافني في بصرى واجعله الوارث منى لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين**) اے اللہ میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بردبار اور کریم ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لیے ہیں۔

بارش میں دعائے نبوی ﷺ

"عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذارأى المطر قال اللهم صيباً نافعاً"[38]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو فرماتے اسے اللہ نفع پہنچانے والی بارش برسا۔

خلاصہ بحث

مقالہ ہذا میں روزمرہ کے رسول اللہ ﷺ کے معمولات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں شب بیداری کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا کثرت سے نوافل ادا کرنا اور دیگر عبادات جیسا کہ نماز وتر، نماز تہجد اور نماز تراویح کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز کیفیت نماز میں رکوع و سجود کا بیان، نماز فجر، نماز ظہر، نماز عصر کو ذکر کیا گیا ہے اور نوافل نمازوں میں تلاوت، نماز کسوف، نماز پڑھنے کے بعد کا معمولات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ نفلی روزوں، قربانی اور متعدد دعائیں جیسا کہ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا، رات کو سوتے وقت کے اذکار، بادلوں کی آمد کے وقت کے اذکار، بیماری کے وقت کا دم اور بارش میں دعائے نبوی ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان روایات سے رسول اللہ ﷺ کے معمولات کا پتہ چلتا ہے جو اتباع نبوی کے ضمن میں مفید و معاون ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح للبخاری (الریاض: دارالسلام، 199ء) کتاب التفسیر، باب سورۃ فتح، انا ارسلنک شاھداً و بشیراً ونذیراً، ح4837، ص852۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā‘īl, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ li Al-Bukhārī (Al-Riyāḍ: Dār al-Salām, 199 CE) Kitāb Al-Tafsīr, Bāb Sūrat Al-Fatḥ, Innā Arsalnak Shahīdān Wa Bashīrān Wa Nadhīrān, Ḥ4837, p. 852.

[2] ابن ماجه، السنن، کتاب الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله ﷺ، ح3841، ص548549۔

Ibn Mājah, Al-Sunan, Kitāb Al-Du‘ā’, Bāb Mā Ta‘awwad Minhu Rasūl Allāh ﷺ, Ḥ3841, p. 549-548.

[3] الدارمی، السنن، باب في افتتاح الصلاة، ح1239، ج1، ص281۔

Al-Dārimī, Al-Sunan, Bāb fī Iftitāḥ Al-Ṣalāh, Ḥ1239, J1, p. 281.

[4] البخاری، کتاب المغاری، ح4293، ص726۔

Al-Bukhārī, Kitāb Al-Maghārī, Ḥ4293, p. 726.

[5] احمد بن حنبل، المسند، ح24904، ج7، ص252۔

Aḥmad bin Ḥanbal, Al-Mu‘sannaf, Ḥ24904, J7, p. 252.

[6] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأذان، باب من انتظر الاقامة، ح626، ص103۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Adhān, Bāb Man Intazara Al-Iqāmah, Ḥ626, p. 103.

[7] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأذان، باب القرأة في الفجر، ح771، ص124۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Adhān, Bāb Al-Qirā’ah fī Al-Fajr, Ḥ771, p. 124.

[8] الدارمی، السنن، باب القرأة في رکعتي الفجر، ج1، ص336۔

Al-Dārimī, Al-Sunan, Bāb Al-Qirā’ah fī Rak‘atay Al-Fajr, J1, p. 336.

[9] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأذان، باب الأذان بعد الفجر، ح619، ص102۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Adhān, Bāb Al-Adhān Ba‘d Al-Fajr, Ḥ619, p. 102.

[10] الترمذی، الجامع، ابواب الصلاة، باب ماجاء في التعجیل بالظهر، ح155، ص44۔

Al-Tirmidhī, Al-Jāmi‘, Abwāb Al-Ṣalāh, Bāb Mā Jā’a fī Al-Ta‘jīl Bil-Ẓuhr, Ḥ155, p. 44.

[11] مالک، الموطا، کتاب وقوت الصلاة، باب وقوت الصلاة، ح2، ص9۔

Mālik, Al-Muwattā, Kitāb Wa Qūt Al-Ṣalāh, Bāb Wa Qūt Al-Ṣalāh, Ḥ2, p. 9.

[12] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، ح994، ص120۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Witr, Bāb Mā Jā’a fī Al-Witr, Ḥ994, p. 120.

[13] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوتر، باب ساعات الوتر، ح996، ص120۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Witr, Bāb Sā‘āt Al-Witr, Ḥ996, p. 120.

[14] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ح6461، ص1121۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Raqāq, Bāb Al-Qasd Wa Al-Mudāwamah ‘Alā Al-‘Amal, Ḥ6461, p. 1121.

[15] ابوداؤد، السنن، کتاب الصلاة، باب في صلاة اللیل، ح1339، ص199۔

Abū Dāwūd, Al-Sunan, Kitāb Al-Ṣalāh, Bāb fī Ṣalāt Al-Layl, Ḥ1339, p. 199.

[16] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجمعة، باب من قال في الخطبه بعد الثناء أما بعد، ح924، ص148۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Jumu‘ah, Bāb Man Qāla fī Al-Khuṭbah Ba‘da Al-Thanā’ Ammā Ba‘d, Ḥ924, p. 148.

[17] مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف، ح2005۔

Muslim, Kitāb Al-Khusūf, Bāb Ṣalāt Al-Khusūf, Ḥ2005.

[18] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الکسوف، باب الرکعة الأولى في الکسوف أطول، ح1064، ص172۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Khusūf, Bāb Al-Rak‘ah Al-Awwalā fī Al-Khusūf Aṭwal, Ḥ1064, p. 172.

[19] الدارمی، السنن، ج1، ص211۔

Al-Dārimī, Al-Sunan, J1, p. 211.

[20] الشمائل النبوية، باب ماجاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم، ح280، ص347345۔

Al-Shamā’il Al-Nabawiyyah, Bāb Mā Jā’a fī ‘Ibādah Rasūl Allāh صلى الله عليه وسلم, Ḥ280, p. 345-347.

[21] الترمذی، الجامع، کتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ح745، ص188۔

Al-Tirmidhī, Al-Jāmi‘, Kitāb Al-Ṣawm, Bāb Mā Jā’a fī Ṣawm Yawm Al-Ithnayn Wa Al-Khamīs, Ḥ745, p. 188.

[22] الترمذی، الجامع، کتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ح746، ص1887۔

Al-Tirmidhī, Al-Jāmi‘, Kitāb Al-Ṣawm, Bāb Mā Jā’a fī Ṣawm Yawm Al-Ithnayn Wa Al-Khamīs, Ḥ746, p. 1887.

[23] ابوداؤد، السنن، کتاب الصیام، باب في الرخصة في ذلك، ح2455، ص356۔

Abū Dāwūd, Al-Sunan, Kitāb Al-Ṣiyām, Bāb fī Al-Rukhṣah fī Dhālika, Ḥ2455, p. 356.

[24] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الانبیاء، باب ایام الجاہلیہ، ح3831، ص643۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Anbiyā’, Bāb Ayyām Al-Jāhiliyyah, Ḥ3831, p. 643.

[25] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب التلبیة، ح1550، ص251۔

Al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Ḥajj, Bāb Al-Talbiyah, Ḥ1550, p. 251.

[26] ابن ماجه، السنن، ابواب الاضاحی، باب اضاحی رسول الله صلى الله عليه وسلم، ح3166، ص405.

Ibn Mājah, Al-Sunan, Abwāb Al-ʾAḍāḥī, Bāb ʾAḍāḥī Rasūl Allāh (صلى الله عليه وسلم), Ḥ3166, p. 405.

[27] النسائی، السنن، کتاب الاستعاذه، باب الاستعاذه من شر ما عمل وذكر الاختلاف على هلال، ح5526، ص281.

Al-Nasāʾī, Al-Sunan, Kitāb Al-Istiʿāzah, Bāb Al-Istiʿāzah Min Shar Mā ʿAmila Wa Dhikr Al-Ikhtilāf ʿAlā Hilāl, Ḥ5526, p. 281.

[28] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب الاستعاذة من فتنة الغناء، ح6376، ص1348.

Al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Duʿāʾ, Bāb Al-Istiʿāzah Min Fitnat Al-Ghināʾ, Ḥ6376, p. 1348.

[29] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الفقر، ح6377، ص1349.

Al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Duʿāʾ, Bāb Al-Taʿawudh Min Fitnat Al-Faqr, Ḥ6377, p. 1349.

[30] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجهاد والسیر، ح2684.

Al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Jihād Wa Al-Siyar, Ḥ2684.

[31] الترمذی، الجامع، ابواب الطهاة، باب ما يقول اذا خرج من الخلاء، ح7، ص3.

Al-Tirmidhī, Al-Jāmiʿ, Abwāb Al-Ṭahārah, Bāb Mā Yaqūl ʾIdhā Kharaja Min Al-Khalāʾ, Ḥ7, p. 3.

[32] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب فضل المعوذات، ح5017، ص899.

Al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Tafsīr, Bāb Faḍl Al-Muʿawwidhāt, Ḥ5017, p. 899.

[33] ابن ماجه، السنن، کتاب الطب، باب التفث في الرقية، ح3528، ص508.

Ibn Mājah, Al-Sunan, Kitāb Al-Ṭibb, Bāb Al-Tafth Fī Al-Ruqyah, Ḥ3528, p. 508.

[34] ابن ماجه، السنن، کتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل اذا رای السحاب والمطر، ح3889، ص557.

Ibn Mājah, Al-Sunan, Kitāb Al-Duʿāʾ, Bāb Mā Yadʿū Bih Al-Rajul ʾIdhā Rā Al-Saḥāb Wa Al-Maṭar, Ḥ3889, p. 557.

[35] ابن ماجه، السنن، کتاب الطب، باب التفث في الرقية، ح3529، ص508.

Ibn Mājah, Al-Sunan, Kitāb Al-Ṭibb, Bāb Al-Tafth Fī Al-Ruqyah, Ḥ3529, p. 508.

36 ابن ماجه، السنن، كتاب الطب، باب ما عوّذ به النبي صلى الله عليه وسلم وما عوّذ به، ح3520، ص507.

Ibn Mājah, Al-Sunan, Kitāb Al-Ṭibb, Bāb Mā ʿAwwadh Bih Al-Nabiyy (صلى الله عليه وسلم) Wa Mā ʿAwwadh Bih, Ḥ3520, p. 507.

37 الترمذی، الجامع، ابواب الدعوات، باب دعا اللهم عافني في جسدي، ح3480، ص794.

Al-Tirmidhī, Al-Jāmiʿ, Abwāb Al-Duʿāt, Bāb Duʿāʾ Allāhumma ʿĀfinī Fī Jasadī, Ḥ3480, p. 794.

38 البخاری، الجامع الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب رفع الامام يده في الاستسقاء، ح1032، ص166.

Al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb Al-Istisqāʾ, Bāb Rafʿ Al-Imām Yadahu Fī Al-Istisqāʾ, Ḥ1032, p. 166.